اسرار وجود

وجود کے موجود ہونیکے بیان میں
تصنیف
حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہٗ

تعلیماتِ تصوف پر نایاب کتابیں

دیوانِ حضرت غوث الاعظمؒ
مع اردو ترجمہ منظوم

مترجم :- الحاج عبدالقادر فدائی چشتی القادری
چراغِ معرفت کے پروانے ان اشعار کے مطالعہ سے اپنی منازل بحسن وخوبی حاصل کر کے اعلیٰ مدارج سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

دیوانِ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ
مع اردو ترجمہ منظوم (طبع دوم)

مترجم :- الحاج عبدالقادر فدائی چشتی القادری
رہروِ راہِ سلوک و معرفت کے لئے چراغِ منزل ہے غزلوں کا ہر ہر شعر قلب کو مجلّیٰ کرنے، فنائیت اور تزکیۂ نفس کی اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ ہے۔ تصوف کے پوشیدہ رازوں کی بڑے خوبصورت پیرائے میں عقدہ کشائی فرمائی ہے۔

دیوانِ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
مع اردو ترجمہ منظوم

الحاج عبدالقادر فدائی چشتی القادری
اس کا منظوم اردو ترجمہ فرما رہے ہیں جسے انشاءاللہ جلد ہی زیورِ طبع سے آراستہ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا

مُشرف المحبُوبین

تالیف :- حاجی محبوب قاسم صاحب چشتی مشرفی
علم تصوف پر ایک لاجواب کتاب جس میں تفسیر، سیرت مبارکہ، شادی وطلاق کے شرعی طریقوں، اور اہل سلسلہ حضرات کو تصوف کی روشنی میں شریعت وطریقت کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے جس پر گامزن ہو کر ہر فرد بشر دین و دنیا سنوار سکتا ہے۔

اسرار الوجود
مع اردو ترجمہ

مصنفہ :- حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ
یہ ایک مختصر مگر مبسوط رسالہ ہے جو وجود انسانی کے رازہائے سربستہ کا ترجمان ہے۔ اعضائے جسمانی میں سے ہر ہر عضو نگاہ عارف میں قدرت کردگار کا مظہر ہوتا ہے اور اس پر خطِ انور سے کوئی نہ کوئی قرآنی آیت بھی لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ ہر عضو کا حقیقی نام، مقام، اور کام کیا ہے۔؟ ان سب کا اطمینان بخش جواب انشاءاللہ اس رسالے میں آپ کو ملے گا۔ اور ان جملہ کتب کے مطالعے سے قلب و روح کو تازگی وسکون میسّر ہوگا۔

"سلطان الہند پبلیکیشنز و چشتیہ پبلیکیشنز" سے اسلامی، روحانی، علمی اور دینی کتب منگوا کر ان اداروں کی ہمت افزائی فرمائیں۔ تاکہ یہ ادارے اسلامی موضوعات مختلفہ پر معیاری کتب شائع کرا کے صاحبانِ ذوق واہلِ سلسلہ کے ذوق مطالعہ میں مزید اضافہ کر سکیں۔

سلطان الہند پبلی کیشنز
حویلی دیوان صاحب - اجمیر شریف
پن کوڈ ۳۰۵۰۰۱

چشتیہ پبلی کیشنز
۲۰ - رونڈ اسٹریٹ کلکتہ ۱۶
پن کوڈ ۷۰۰۰۱۶

هو المعین

شیخ الشیوخ العالم عمدۃ الابرار قدوۃ الاخیار تاج الاصفیاء سراج الاولیاء
برہان العاشقین، فرید الحق والدین حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہ،

تعارف کنندہ

الحاج میر بہادر علی اقبال حسابی (قادری ونقشبندی) مدظلہ
مددگار انجینئر محکمہ تعمیرات عامہ ابنیہ وشوارع حیدرآباد اے۔ پی

قدیم سجادہ نشین ونبیرہ حضرت خواجۂ اعظم خواجہ غریب نواز رح
شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین بانی وسرپرست جامعہ معین العلوم اجمیر شریف

سلطان الہند پبلی کیشنز، حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف ۳۰۵۰۰۱ فون ۳۰۷۳۱ (۱)

نام کتاب اسرارُالوجود
تصنیف کنندہ:۔ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہٗ
ترجمہ کنندہ:۔ حضرت الحاج شاہ محمد اکرام الدین چشتی القادری تاجی بیدری ثم نظام آبادی رح
تعارف کنندہ:۔ شیخ البشائر الجیلانی حضرت الحاج میر بہادر علی صاحب اقبال حسابی زید مجدہٗ
اشاعت کنندہ:۔ شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین قدیم سجادہ نشین و نبیرہ حضور غریب نواز قدس سرہ
سن اشاعت:۔ ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۹ھ م جولائی ۱۹۸۹ء
تعداد اشاعت:۔ دو ہزار سائز کتاب:۔ ڈیمی ½ [۸½ × ۵½ - انچ / ۲۱ × ۱۳ - س م] صفحات
کتابت:۔ قاری سلیم اللہ و آصف فرقانی ٹونکی و قاری عبدالرحمٰن ٹونکی
سرورق:۔ محمد نعیم صابری حیدرآبادی
طباعت:۔
ہدیۂ کتاب:۔ دس روپے Rs. 10/=
ناشر پیرزادہ سید سراج الدین چشتی مالک سلطان الہند پبلی کیشنز

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

بحمداللہ میرے شوق اشاعت نے مجھے دیوان حضور غریبؒ نواز کی طباعت پر اکسایا اور جناب الحاج عبدالقادر فدائی صاحب نے منظوم ترجمہ کے حقوق اشاعت ہمارے ادارے کو عطا فرمائے۔ یہ کتاب کتابت کے مراحل میں تھی کہ جناب میر بہادر علی اقبال صاحب حسابی نے مجھے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کا ایک نایاب مخطوطہ (رسالہ) مع اردو ترجمہ مرحمت فرمایا اور مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں اس کی اشاعت اولین ساعتوں میں کر دوں۔ لہٰذا میں نے اس کی کتابت کا آغاز کرایا اور بحمداللہ آج یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بعد مطالعہ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

تعلیم تصوف سے ہماری عدم واقفیت آج ہمیں اپنے اسلاف کی تعلیمات سے دور کرتی چلی جا رہی ہے سب سے اہم نکتہ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جہاں دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہوتے تھے۔ وہیں اُس دور کی مروجہ زبانوں پر بھی ان کو عبور حاصل ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کی تصانیف و تالیفات عربی و فارسی زبانوں میں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

چونکہ ہم ان زبانوں پر عبور نہیں رکھتے۔ اس لئے اب کئی ملکوں میں ان کتب کے اردو تراجم طبع ہو کر منظر عام پر آرہے ہیں جن کا اب لوگ ذوق و شوق سے مطالعہ کر کے علم و عرفان سے آگاہی حاصل کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ان نایاب علمی مخطوطات کے (جو مخصوص لائبریریوں میں محفوظ تھے) عام ہوتے ہی تنقید نگار حضرات بغیر کسی تحقیق و مطالعہ کے اپنے اعتراضات پیش کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے جس کی ایک مثال حضور غریبؒ نواز کا وہ دیوان ہے جو علم تصوف کا خزینہ ہے اور جس کے اشعار دل کی گہرائیوں میں اثر انداز

ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے قابل ترین حضرات آج تک صرف پروفیسر محمود خاں شیرانی صاحب کے ایک مقالہ کی روشنی میں معترض ہیں۔ جب کہ علامہ شمس بریلوی صاحب نے لمعاتِ خواجہؒ میں ایک سو پانچ صفحات پر مشتمل ایک مقالہ تحریر فرما کر تمام تنقید نگار حضرات کی زبان و قلم پر پابندی لگادی ہے اور اب تک کوئی اس مقالہ کا جواب پیش نہیں کر سکا ہے جس طرح علامہ اخلاق صاحب دہلوی نے آئینۂ ملفوظات تحریر فرما کر تمام ملفوظاتِ بزرگان دینؒ کے معترضین کو مدلل جواب مرحمت فرما دیا ہے

پیش نظر رسالہ وجود سے متعلق ہے جس کا نام "اسرار الوجود" تجویز کرتے ہوئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوگا۔ کہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کا علم تصوف کن ارفع و اعلیٰ مدارج کا حامل ہے۔ اس رسالہ میں جو نکات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ صرف ایک صاحب تصوف بزرگ ہی فرما سکتے ہیں۔ کیوں کہ ان کے اعلیٰ مدارجِ روحانیت کا کون منکر ہو سکتا ہے۔؟

آخر میں، میں ان سب ہی کرم فرماؤں اور مخلصین کا ممنونِ احسان ہوں جنھوں نے اپنی والہانہ عقیدت و محبت اور نسبت کا مظاہرہ فرما کر میری ہر ممکنہ اعانت فرمائی۔ اور میرے حوصلہ کو بڑھایا۔ خداوند قدوس ان حضرات کو بطفیل حضور غریب نوازؒ دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین

سب کے آخر میں، میں اپنے علم دوست محققین سے گزارش کروں گا۔ کہ وہ میری معلومات میں اضافہ کے لئے ایسی تمام کتب مخطوطہ و مطبوعہ کی نشان دہی فرمائیں جن کا تعلق سلاسلِ چشتیہ و قادریہ کے بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے ہے۔ فقط

نذرگاہ اسلاف دین
فقیر دیوان سید صولت حسین
حویلی دیوان صاحب ۔ اجمیر شریف ۳۰۵۰۰۱

المرقوم
جولائی ۱۹۸۹ء
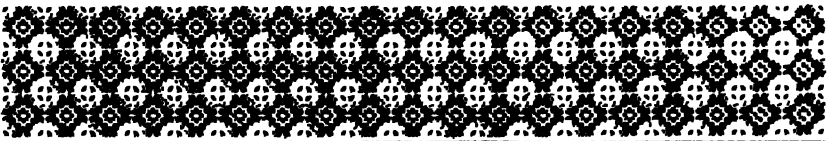
تعارف

یہ رسالہ مختصر ہے لیکن رشحۂ قلم صاحبِ نظر ہے اس لئے عرفان کا سمندر ہے نام "اَسْرَارُ الْوُجُوْدْ" ہے اس میں ہر عضو کا نام اسکی صفت اس کا مقام اور آیات قرآنی سے اس کی نسبت نام ہے حال از ابتدا تا انتہا الہام ہی الہام ہے۔ بابُ العلم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے فرزند ارجمند سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر انسان کی حقیقت اس طرح بیان کی :۔

دواءُك فيك وما تشعر   وداءُك منك وما تبصر

وتزعم انك جرم صغير   وفيك انطوى العالم الاكبر

(تیری دوا تجھ ہی میں ہے اور تو اس سے بے خبر ہے اور تیرا علاج تجھ ہی سے ممکن ہے لیکن تو اس سے لاعلم ہے۔ تو خود کو چھوٹا جرم سمجھتا ہے حالانکہ تجھ میں عالم اکبر پوشیدہ ہے)

حضرت آدم علیہ السلام کے لئے "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" اور سکھائے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام ارشاد ہوا تو بنی آدم کے لئے خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَان" "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ" انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ارشاد ہوا انسان اشرف المخلوقات اور زمین میں خلیفۃ اللہ الاعظم ہے حضرت سعدیؒ نے فرمایا تھا ؎

برگِ درختان سبز در نظر ہوشیار ؏ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

(یعنی ہرے بھرے درختوں کے پتے چشم بصیرت میں معرفت کردگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔)

سب درختوں کے پتوں کا یہ حال ہو تو بنی آدم کا کیا حال ہوگا سچ کہا حضرت علوی نے ؎

کیا ملک میری حقیقت کو سمجھتے علوی
ان کا استاد نہ سمجھا وہ معمہ میں ہوں

پھر انسانوں میں سب انسان یکساں نہیں۔ " دَرَجَاتُهُمْ فَوْقَ دَرَجَاتٍ " انکے درجے ایک دوسرے سے بلند ہیں: کوئی فقط حیوان ناطق ہے اور کوئی مردِ عارف لائق و فائق ہے. جن کو جد وجہد سے کوئی چیز نہیں ملتی وہ عارف کو موہبتِ الٰہی سے بلا کسی کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے۔

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔" یہ رسالہ اس کا کھلا ثبوت ہے۔ انسان کو سب ہی دیکھتے ہیں انکو اسکے ظاہری اعضاء نظر آتے ہیں لیکن نگاہِ عارف میں ہر عضو قدرتِ کردگار کا مظہر اور اس پر خطِ نور سے لکھی کوئی نہ کوئی آیت نظر آتی ہے۔ اس کے نزدیک اس کا نام اور ہوتا ہے مقام اور ہوتا ہے کام اور ہوتا ہے. رسالہ پڑھتے جایئے میرے اس بیان کی تصدیق ہوتی جائے گی۔

(از خلیفۂ مجاز جگر گوشۂ غوث الثقلین نقیب الاشراف حضرت پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ الحاج ابوالفضل سید محمود قادری و موسوی محمودؔ مؤظف سشن جج و بانی و صدر معارف اسلامیہ ٹرسٹ حیدرآباد

المرقوم ۲۲ مئی ۱۹۸۹ء حیدرآباد (اے۔پی)

بتصرف ہو اگر گنجِ شکر کا، بات کھلتی ہے	اگر ربط خصوصی ہو تو اپنی ذات کھلتی ہے
معطر ہو شریعت سے مہکتی ہو طریقت سے	حقیقت کی فریدی تب کہیں سوغات کھلتی ہے

منجانب نبیرۂ حضرت ممدوح محمود احمد فریدی چشتی القادری (حیدرآبادی) غفرلہٗ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلیٰ تابعیہم باحسان الیٰ یوم الدین من الاولیاء والصالحین خصوصاً فرید الحق والدین۔ آمین

کتب خانہ آصفیہ میں بہت عرصہ پہلے مجھے ایک رسالہ " وجود کے موجود ہونیکے بیانمیں تصنیف کردہ : حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہٗ کا مطالعہ کو ملا۔ میں نے اس کی نقل حاصل کی جس کا داخلہ نمبر ۴۴۴ ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد بھی کوئی دوسرا مخطوطہ دستیاب نہیں ہوا۔ موجودہ نقل کردہ رسالہ جو بزبان فارسی ہے، فاضل مترجم الحاج شاہ محمد اکرام الدین صاحب چشتی القادری تاجی بیدری ثم نظام آبادی (وصال ۱۴۰۹ بعمر ۱۰۹ سال)، سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ کروایا۔ آیاتِ قرآنی رسم الخط میں مرقوم نہیں تھیں۔ خط گو صاف تھا لیکن ناقل سے بھی متن کے نقل کرنے میں سہو واقع ہوا، دانستہ ہوا یا غیر دانستہ واللہ اعلم بالصواب میں نے ان تمام اغلاط کی حتی المقدور تصحیح کردی اور کم و بیش ۴۳ آیات کا قرآن حکیم سے استخراج کر کے ان کا حوالہ (سورۃ، رکوع اور آیت نمبر) درج کردیا نیز ان آیات کا ترجمہ بھی قرآن حکیم سے نقل کردیا تاکہ قارئین کو سمجھنے میں تکلف نہ ہو۔

حوالہ جات :- فوائد السالکین۔ راحت القلوب۔ سیر الاولیاء۔ اخبار الاخیار۔ تاریخِ فرشتہ۔ مشکوۃ شریف۔ جلد دوم۔ خزینۃ الاصفیاء۔

۱۷ ارمئی ۱۹۸۹ء کو شیخ المشائخ عالیجناب دیوان سید صولت حسین صاحب اجمیری قدیم سجادہ نشین حضور غریب نواز قدس سرہٗ بغرضِ ملاقات اس فقیر کے مکان پر تشریف لائے تھے دورانِ گفتگو اس رسالہ کا تذکرہ ہوا۔ موصوف نے نقل اور ترجمہ دیکھنے کے بعد اشتیاق ظاہر کیا کہ وہ اسے طبع کروانا چاہتے ہیں تاکہ حضور کے علم سے عوام و خواص کو آگاہی اور خصوصاً سلسلہ چشت کے حضرات اس سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔ موصوف نے حضور بابا فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کا مختصر تعارف اس رسالہ میں شامل کرنیکی خواہش کی۔ چنانچہ میں نے ذیل[1] کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے مختصر تعارف کروایا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ ہیچمداں حق تعارف بھی ادا کرنے کے قابل نہیں۔

تعارف حضرت شیخ الشیوخ العالم، قطب السماء والدنیا، بدر الطریقہ، برہان الحقیقہ، عمدۃ الابرار، قدوۃ الاخیار، تاج الاصفیاء، سراج الاولیاء، برہان العاشقین، فریدالحق والدین حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

نام و نسب حضرت کے جدامجد (۸ واسطوں سے) فرخ شاہ ملک کابل کے حکمران تھے۔ ۱۷ واسطوں سے سلسلہ نسب سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ سے اور ۲۳ واسطوں سے خلیفہ دوم امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت کے والد ماجد شیخ جمال الدین سلیمانیؒ سلطان شہاب الدین غوری کے عہد میں کابل سے لاہور تشریف لائے اور بادشاہ نے قصبۂ کھوتوال جو ملتان سے قریب تھا آپ کو مرحمت کیا حضرت جمال الدین سلیمانیؒ نے وہاں متوطن ہو کر وجیہ الدین خجندیؒ کی دختر خرم خاتون (یہ نام صرف تاریخ فرشتہ میں مرقوم ہے) سے عقد کیا اس عفیفہ کے بطن مبارک سے تین فرزند تولد ہوئے فرزند اول کا نام اعزالدین محمودؒ فرزند دوم کا نام حضرت فریدالدین مسعودؒ اور فرزند سوم کا نام نجیب الدین متوکلؒ تھا۔ حضرت فریدالدین مسعودؒ ۵۶۹ میں قصبۂ کھوتوال میں پیدا ہوئے۔

وجہ تسمیہ گنج شکر حضرت محبوب الٰہیؒ فرماتے ہیں کہ لقب گنج شکر سے ملقب ہونے کی

[1] صفحہ ۷ کا حاشیہ ملاحظہ کریں

تین وجوہات ہیں پہلی یہ کہ ایک مرتبہ آپ نے دہلی میں روزہ طے رکھا تھا۔ وقت مقررہ پر افطار ضروری تھا مگر کوئی ایسی شئے دستیاب نہیں تھی جو موجب تسکینِ جوع ہوتی۔ آپ پر ضعف طاری ہوا گرمی سے نفس جلنے لگا۔ آپ نے اس حالتِ اضطراب میں زمین سے چند سنگ ریزے اٹھا کر منہ میں رکھ لئے۔ منہ میں رکھنا تھا کہ وہ سنگ ریزے شکر ہو گئے۔ جب یہ خبر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا "گنج شکر" ہے۔ دوسری وجہ یہ بتائی گئی کہ آپ حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی نیت سے عازمِ سفر ہوئے۔ راہ میں کسی مقام پر آپ کو کھانے کو کچھ نہیں ملا ضعف اور بھوک کی شدت سے زمین پر گر پڑے جو خاک آپ کے منہ میں پہنچی شکر ہو گئی۔ یہ خبر جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا "گنج شکر" ہے۔ تیسری وجہ یہ بیان کی گئی کہ ایک دن آپ سرِ راہ تشریف فرما تھے کہ تجارتی قافلہ گذرا جو مال بوریوں میں تھا وہ شکر تھی قافلہ کے سردار سے آپ نے دریافت فرمایا کہ ان بوریوں میں کیا ہے؟ تاجر نے از راہ تمسخر کہا کہ "نمک" ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا "خیر نمک ہی ہوگا" شکر اسی وقت نمک ہو گئی۔ تاجر اپنے مقام کو پہنچا تو اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ بوریوں میں شکر کی بجائے نمک ہے۔ روتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ غلام سے غلطی سرزد ہوئی جو شکر کو نمک بتلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا "اگر شکر تھی تو شکر ہو جائے گی"۔ آپ کے فرمانے سے وہ نمک پھر شکر ہو گئی۔

عطائے خرقہ بوقتِ وصال حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ (۱۴ ربیع الاول شب دوشنبہ ۶۳۴) شیخ حمید الدین ناگوریؒ شیخ بدر الدین غزنویؒ اور مشائخ حاضر تھے۔ فرمایا کہ وہ خرقہ جو مجھے خواجۂ اعظم قدس سرہ سے پہنچا ہے مع مصلائے خاص، عصا اور نعلین چوبی شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کو پہنچا دیا جائے اور عالم فنا سے رحلت

ع۱ راحت القلوب۔ اخبار الاخیار۔ ع۲ سیر الاولیاء۔ ع۳ مشکوٰۃ شریف جلد چہارم ماخوذ از سیر الاولیاء۔

کی منقول ہے کہ اس وقت حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ قصبہ ہانسی میں تھے۔

اولاد حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ۵ فرزند اور ۳ لڑکیاں تھیں آپ کے فرزندِ اول قدوۃ الواصلین حضرت شیخ نصیرالدینؒ بن گنج شکر تھے جنکا وصال والد ماجد کی حین حیات میں ہوا اور شیخ نصیرالدینؒ کے دو فرزند تھے (۱) حضرت شیخ عبداللہؒ (۲) حضرت شیخ نعمت اللہؒ۔ فرزند دوم کا اسم مبارک حضرت شیخ شہاب الدینؒ بن گنجشکرؒ تھا۔ فرزند سوم کا اسم مبارک حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن گنج شکر تھا اور حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن گنج شکرؒ کے فرزند کا اسم مبارک شیخ علاء الدینؒ تھا۔ فرزند چہارم حضرت شیخ نظام الدینؒ بن گنج شکرؒ تھے (آپ کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔) فرزند پنجم کا اسم مبارک حضرت شیخ یعقوبؒ بن گنج شکرؒ تھا (آپ روپوش ہوگئے) اور مولانا بدرالدین اسحٰقؒ حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہ کے خلیفہ اور داماد تھے۔

وصال شبِ دوشنبہ ۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ بعمر ۹۵ سال ہوا۔ بوقتِ وصال مولانا بدر الدین اسحٰقؒ موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی جو عطایا مجھے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرّہ سے نصیب ہوئے ہیں اسے خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کو دیدے جائیں۔ چنانچہ حضرت کے وصال کی خبر سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اجودھن تشریف لائے اور عطایا مولانا بدرالدین اسحٰقؒ سے لے کر دہلی واپس ہوئے۔ پاک پٹن شریف ضلع ساہیوال (پاکستان) میں حضرت کا مزار مبارک آج بھی مرجع خاص و عام ہے۔ ۷ صدیوں سے ہزاروں لوگ مستفید و مستفیض ہورہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرّہ کے ملفوظات کو جمع کر کے آپنے مرتب فرمایا اور اس مجموعہ کا نام " فوائدالسالکین " رکھا اس میں جملہ چھ مجالس ہیں۔

آپ کے اوصاف حمیدۃ اور فیوضات باطنی سے نہ صرف مسلمان بلکہ کافر بھی متاثر تھے۔ چنانچہ زبانِ زد مخلوق ہے کہ گرونانک (بانی سکھ فرقہ) بھی آپ سے مستفید ہوئے۔ سکھوں کے اکھنڈ گرنتھ پاٹھ میں حضرت بابا فریدالدین قدس سرہ کے دوہے شامل ہیں جو آج بھی پڑھے جاتے ہیں

چنانچہ یہ بھی مشہور ہے کہ گرونانک نے آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو کائنات کے ہر ذرے میں ثابت کیا ہے ان کا دوہا ہے ۔

نام لو جس وستو کا تم اس کو چوگنی[۲] کہہ لاؤ ... دو[۳] رسا کے پنچ[۴] گن کیجو بیس[۵] سے بھاگ بھاؤ

باقی بچے کو نو[۶] گن کیجو اس میں دو[۷] ملاؤ ... نانک ہر شے و بت میں نام محمدؐ پاؤ

مثال کے لئے اس میں جو قاعدہ پیش کیا گیا ہے اس کے تحت "صولت حسین" کے اعداد لئے جاتے ہیں جو بحساب ابجد ۶۵۴ ہوتے ہیں ۔ ۶۵۴ × ۴ = ۲۶۱۶ + ۲ = ۲۶۱۸ × ۵ = ۱۳۰۹۰ ÷ ۲۰ = (۶۵۴) اور باقی ۱۰ × ۹ = ۹۰ + ۲ = ۹۲ (اسم محمدؐ کے اعداد)

چند برسوں سے یہ رسالہ گنج الاسرار میرے یہاں محفوظ تھا ظہور کا وقت نہیں آیا تھا اس لئے معذور تھا اب جبکہ وقت آگیا ہے تو مشکور ہوں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو پہلی مرتبہ متعارف کروانیکا شرف بخشا ۔ آیۃ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ میں اشارہ ہے رب العزت کی صورت ارادیۂ کلیہ کا جسے اصطلاح تصوف میں کلمۃ الحضرت کہا جاتا ہے ۔ "لِیَعْبُدُوْن" (عبادت کیلئے) کی مجملاً تفسیر "لِیَعْرِفُوْن" (معرفت کیلئے) کی تفصیلی تصویر اس رسالہ میں کھینچی گئی ۔ اعضائے انسانی گویا گوہر معانی ہوئے کیونکہ اس سے مراد اسماء وصفات حق سبحانہ وتعالےٰ ہیں ۔ بیدم نے کیا خوب کہا ؎

جو دیکھنا ہے دیکھ لو سب کچھ بشر میں ہے
تفسیر کائنات اسی مختصر میں ہے

بابا فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہٗ نے یہ رسالہ تصنیف کرکے طالبان ارباب طریقت

ع[۱] چیز ۔ ع[۲] چار سے ضرب دو ۔ ع[۳] دو کو شامل کرو ۔
ع[۴] پانچ سے ضرب دو ع[۵] بیس سے تقسیم کرو ۔ ع[۶] نو سے ضرب دو
ع[۷] دو شامل کرو ۔

اور مسترشدانِ اصحابِ معرفت پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ ایسی جامع تصنیف اس موضوع پر انشاءاللہ دوسری نہ ملے گی، اگرچہ میرا مطالعہ بہت ہی محدود ہے مگر دل اس کی گواہی دے رہا ہے۔ اس رسالہ میں سرمستانِ وحدت اور بادہ کشانِ معرفت کے لئے سامانِ نشاطِ روح اور سرمایۂ ذوق موجود ہے اور مبتدی حضرات بھی بقدرِ استعداد مستفید و مستفیض ہو سکتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰه۔

چونکہ اس رسالہ کو کسی نام سے موسوم نہیں کیا گیا تھا لہٰذا بلحاظِ مناسبتِ موضوعِ مضمون اس کا نام " اَسْرَارُالْوُجُوْد " تجویز کیا گیا۔ چنانچہ اسی خاص فیض اور یمن کی بدولت حضور کی تاریخ وصال " آں صاحب اسرارالوجود " نکلی۔ جو ۹۶۴ ہجری کا مظہر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ حضور کے اسم مبارک کے طفیل اس مجوزہ نام کو قبولیت کا شرف عطا کرے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے کی برکت سے قارئین کے دلوں کو صیقل کرے۔ جو تاریکی کے پردے میں گرفتار ہیں۔ لیکن نورِ حق کا سرمایہ، ان کے دلوں میں موجود ہے۔

غافل ترے ہر عضو میں ہے ہشیاری — دل کو حاصل ہے سینے میں بیداری
آمد سے ہے اللہ تو ہے رفت سے ہُو — ہر سانس میں ہے ذکرِ جنابِ باری

۲۳ر مئی ۱۹۸۹ء — خاکِ درِ پاکِ فریدؒ

حسابی باغ۔ حیدرآباد۔ اے۔ پی۔

بیرونی ممالک یا دیگر مصروف ترین اہل سلسلہ کے لئے جمعرات سے لے کر ہفتہ تک کسی دن ہفتہ میں ایک بار یا روزانہ پڑھنے کے لئے مختصر طریقہ

(۱) الم نشرح سورۃ ۹۴	اکیس ۲۱ بار	(۲) سورۂ اخلاص سورہ ۱۱۲	ایک سو ایک بار
(۳) درود شریف	اکیس ۲۱ بار	(۴) اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	اکیس ۲۱ بار
(۵) یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ	اکیس ۲۱ بار	(۶) یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	اکیس ۲۱ بار
(۷) یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ	اکیس ۲۱ بار	(۸) یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ	اکیس ۲۱ بار
(۹) یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	اکیس ۲۱ بار	(۱۰) یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ	اکیس ۲۱ بار
(۱۱) یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ	اکیس ۲۱ بار	(۱۲) یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ	اکیس ۲۱ بار
(۱۳) یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	اکیس ۲۱ بار	(۱۴) یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	اکیس ۲۱ بار
(۱۵) بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	اکیس ۲۱ بار	(۱۶) یا محمد مصطفیٰ مشکل کشا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	ایک ۱ بار

(۱۷) یا خواجہ معین الدین معین الحق المدد باذن اللہ تعالیٰ	ایک ۱ بار
(۱۸) سورۂ مزمل سورۃ نمبر ۷۳	ایک ۱ رکوع
(۱۹) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ	اکیاون ۵۱ بار
(۲۰) درود شریف	اکیاون ۵۱ بار

بعد اختتام شیرینی پر فاتحہ پیش کرکے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

مُبَسْمِلاً وَّحَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا
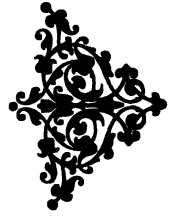
شیخ الشیوخ حامی شریعت، ماحیٔ بدعت، فرید الحق والشرع والدین حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تعارف سے ماوراء ہے۔ گزشتہ دنوں آپ سے منسوب ایک فارسی رسالہ کی بازیافت ہوئی یہ رسالہ کاملۃً رموز و نکاتِ تصوف کا مخزن ہے بخصوصیت سے انسانی وجود کی عظمت و بزرگی اس کے ایک ایک حرف سے مترشح ہوتی ہے کتاب میں مضمون کی نوعیت سوال و جواب کی سی ہے جس میں حقیقت انسانی کی وضاحت قرانی آیات سے کی گئی ہے یعنی وہ انسان جو نیابت الٰہی، خلافت فی الارض اور حملہا الانسان کا مصداق ہے۔ اس کا شارح ہے:-

آسماں بار امانت نتوانست کشید　　قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند　　(حافظ)

(جب آسماں امانت کا بوجھ برداشت نہ کر سکا — تو آخر مجھ دیوانے کے نام یہ قرعہ نکلا۔)

صوفیائے کرام کے نزدیک وجود حقیقی کی پہلی تجلی کو **حقیقتِ محمدی** کہتے ہیں۔ اور اس کی آخری تجلی **حقیقتِ انسانیہ** ہوگی جو تمام مراتب کی جامع ہے اس کے دیکھنے کیلئے نور بصیرت کی ضرورت ہے۔:-

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب　　آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں　　(اقبال)

دنیا میں بصارت رکھنے کے باوجود ہزارہا افراد بصیرت سے محروم ہیں چنانچہ اس رسالہ میں انسانی اعضاء کو دلِ بینا سے دیکھا سمجھا اور قرآنی آیات سے اس کو مربوط کیا گیا ہے عارف باللہ بزرگؒ نے اس اجمال میں سینکڑوں تفصیلات کو مہیا کیا ہے بظاہر اس رسالہ میں اگر ایک طرف تشریح الابدان کی صورت نظر آتی تو دوسری طرف حق تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتِ لازوال سے بہرہ ور ہونے کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان نورانی اصطلاحوں کو پڑھنے سے اس حقیقت کا بھی عرفان حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ یا نائب کے بنانے میں کن کن امور و اعتبارات کا اہتمام و التزام فرمایا ہے۔ قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔:-

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے　سورہ التین آیت ۴

نیز قرآن حکیم میں انسان کی تعریف اس کے علوی و سفلی صفات، نیک یا بد راہِ عمل اپنانے کا اختیار، اعمال کی جزا و سزا، حیاتِ انسانی کا مقصد، اس کی تخلیقی عظمت و حقیقت گویا پورے نظام سے بحث ملتی ہے۔ صاحب رسالہ نے محض اعضاء و جوارحِ انسانی کا مطالعہ و مشاہدہ اپنی اُن باطنی کیفیات کی روشنی میں کیا جیسے شرح صدر کا درجہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کے ارشادات کو کتابی علم کی بنیاد یا اساس پر نہیں جانچا جاتا۔ بلکہ ان کی اہمیت مشاہدۂ حق اور تائیدِ حق سے بڑھ جاتی ہے۔ اسلامی تصوف میں ملفوظات اولیاء اللہ کا درجہ انسانی غور و فکر سے افضل و اکرم سمجھا گیا ہے۔ تب ہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث احسان أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ..... الخ۔ میں بھی مشاہدۂ حق کے ساتھ عبادت کا ذکر ملتا ہے۔ اس ضمن میں صوفیائے کے ہزارہا اشعار، اقوال، متعدد کتب تصوف میں مذکور ہیں۔ بہر حال تصوف میں خدا اور رسول کی محبت کے جو چار درجے بتائے گئے ہیں ان کی آگہی سے قبل حقیقت انسانیہ کے رموز جاننا بھی ضروری ہے۔ اس لئے صوفیائے کرام نے انسان اور کائنات کی حقیقت کو عروج الی اللہ قرب و حضور کی جانب بطور خاص توجہ دی ہے گویا شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت میں تصوف کا زینہ اول توحید شریعت کی درستگی ہے۔ جو اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ بعدہ توحید طریقت، توحید معرفت کی منزلیں آتی ہیں۔ اور سب سے توحید حقیقت ۔ حضرت امام غزالیؒ نے ان کی تشبیہ اخروٹ سے دی ہے یعنی جس طرح اخروٹ میں پوست، استخواں، مغز اور روغن ہوتا ہے جو لازم و ملزوم ہے اور ان چاروں میں سبھی کچھ موجود ہے۔

حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں ؎

تو بمعنی جانِ جملہ عالمے ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے

اس منزل پر اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کہ جب طاعت الٰہی میں انسانی اعضاء و جوارح قرآنی آیات کا مکمل مظہر بن جاتے ہیں تو وہ مقام قرب "تک رسائی پا جاتے ہیں تب ہی تو دیکھنے والی آنکھوں نے سلطان الہند خواجۂ اعظم حضرت غریب نوازؒ کی جبینِ اقدس پر بعد وصال خط نور سے لکھی یہ تحریر بھی دیکھی هٰذَا حَبِيبُ اللّٰهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللّٰهِ

ڈاکٹر عقیل ہاشمی

ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ (عثمانیہ)
ریڈر شعبۂ اردو
جامعہ عثمانیہ حیدرآباد (اے پی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بداں روایت موجود وجود بیان کردہ شد رسالہ شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

اگر ترا پرسند عشق تو کجا است۔؟

بگو۔ درجان است العشق ھو اللہ وازیں اسم مشغول است (لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝) (سورۃ الانبیاء، ۲ ع - ۱۳ آیت)

اگر ترا پرسند درویش برسر تاج الٰہی چند موے است۔؟

بگو۔ شانزدہ لک وشانزدہ ہزار وصد وپنجاہ ودو مویست اے درویش۔! ہر موئے اسم است وہر موئے صدا است۔ وہر اسم عبادت است۔ ملائک موکل اند۔

اگر ترا پرسند بالائے پیشانی توچہ نام دارد۔؟

بگو۔ مقام نصیرا دارد وازیں اسم مشغول است۔ کہ (مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ سورۂ بنی اسرائیل - ۹ ع ۳ آیت) يَا مُؤْمِنُ

اگر پرسند کہ ایں مقام نصیرا از کیست۔؟

جواب بگو کہ مقام روح است کہ (اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ سورۂ طٰہٰ - ۱ ع، ۵ آیت)

اگر ترا پرسند عشق تو کجا است؟

بگو۔ برسر ماست وازیں اسم مشغول است (وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۔ سورۂ عنکبوت - ۵ ع - ۱۳ آیۃ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ہے۔ اس میں وجود کے موجود ہونے کی روایت اور حالت کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کہ تیرا عشق کہاں ہے۔

جواب دے جان میں ہے کیونکہ وہ عشق اللہ ہے اور اس اسم سے مشغول ہے کہ "وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور اوروں سے باز پرس کی جاتی ہے۔"

اگر لوگ تجھسے دریافت کریں کہ اے درویش تاجِ الٰہی یعنی انسان کے سر میں کتنے بال ہوتے ہیں۔

اس کا یوں جواب دے۔ سولہ[۱۶] لاکھ سولہ[۱۶] ہزار ایک[۱] سو[۲] باون[۵۲] بال ہوتے ہیں۔ اے درویش ہر بال اسم ہے ہر بال حد ہے اور ہر اسم عبادت ہے فرشتے اس کے مؤکل ہیں۔

اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیری پیشانی کے اوپر کا کیا نام ہے؟

اس کا جواب یہ دے کہ وہ مقام نصیرا ہے۔ وہ اس اسم سے مشغول ہے کہ "اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو" یَا مُؤْمِنُ کے ساتھ

اگر یہ پوچھیں کہ یہ مقام نصیرا کس سے ہے؟

یوں جواب دے کہ وہ روح کا مقام ہے کہ "وہ رحمٰن ہے کہ اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے۔"

اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیرا عشق کہاں ہے؟

بتلادے کہ میرے سر پر ہے اور اس اسم سے مشغول ہے کہ اور "یہ مثالیں ہیں کہ ہم بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے اور نہیں سمجھتے مگر علم والے۔"

اگر ترا پرسند پیشانی توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ مقام محمود نام دارد و ازیں اسم مشغول است کہ (عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا۔ سورہ بنی اسرائیل ۹ ع۔ ۲ آیۃ) یَا بَارِئُ۔
اگر ترا پرسند روئے توچہ نام دارد۔؟	بگو سِیۡمَا نام دارد (سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ سورہ فتح ۴ ع۔ ۳ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (وَکُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ۔ سورہ حجر ۶ ع۔ ۱۹ آیۃ) یَا غَفَّارُ
اگر ترا پرسند دو ابروئے توچہ نام دارد؟	بگو۔ قَابَ قَوۡسَیۡنِ نام دارد و ابروئے راست ازیں اسم مشغول است (لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ؕ سورہ مومن ۲ ع ۷ آیۃ) و ابروئے چپ ازیں اسم مشغول است (اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ؕ سورہ یٰسٓ ۵ ع ۱۵ آیۃ)
اگر ترا پرسند دو چشم توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ چشم راست ازیں اسم مشغول است (فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ؕ سورہ یٰسٓ ۵ ع ۱۶ آیۃ) و چشم چپ ازیں اسم مشغول است کہ (فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ ؕ سورہ رحمٰن ۳ ع ۵ آیۃ)

اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیری پیشانی کیا نام رکھتی ہے ؟

اس کا جواب دے کہ اس کا نام مقام محمود ہے اور اس اسم سے مشغول ہے کہ "امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔"

اگر تجھ سے سوال کریں کہ تیرا رو (چہرہ) کیا نام رکھتا ہے ؟

اس کا جواب دے کہ سیما نام رکھتا ہے کہ "ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں" اور اس اسم سے مشغول ہے۔ "اور ہو سجدہ کرنے والوں سے"

یَاغَفَّارُ

اگر تجھ سے دریافت کریں کہ تیرے ابرو یعنی بھوں کا کیا نام ہے ؟

جواب میں بول قَابَ قَوْسَیْنِ نام ہے۔ سیدھی ابرو اس اسم سے مشغول ہے "آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا (اور) غالب ہے۔" اور بائیں ابرو اس اسم سے مشغول ہے "جب ارادہ کرتا ہے پیدا کرنا کسی چیز کا تو کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔"

اگر تجھ سے سوال کیا جائے کہ تیری دونوں آنکھیں کیا نام رکھتی ہیں ؟

کہدے کہ ہماری دونوں آنکھیں "ملکوت" نام رکھتی ہیں۔ اور سیدھی آنکھ اس اسم سے مشغول "پس اس کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔" اور بائیں آنکھ اسم سے مشغول ہے "پس

یَا مُقَرِّبُ -

اگر ترا پرسند دو گوش تو چہ نام دارد ؟

بگو - ہر دو گوش جبروت نام دارد و گوش راست ازیں اسم مشغول است (اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؕ سورۂ بقرہ ۲۲۰ ع ۵ آیۃ) و گوش چپ ازیں اسم مشغول است یَا مَاجِدُ -

اے درویش - ! ہر دو بینی تو چہ نام دارد - ؟

بگو - ناسوت نام دارد و بینی راست ازیں اسم مشغول است (یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ - سورہ انعام ۹ ع ۴ آیۃ) و بینی چپ ازیں اسم مشغول است (کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ سورہ رحمٰن ۲ ع ۵ آیۃ)

اگر ترا پرسند ہر دو سبل تو چہ نام دارد - ؟

بگو - (سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۝ سورۂ فتح ۳ ع ۶ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا ۝ سورہ بنی اسرائیل ۹ ع ۷ آیۃ) یَا اَحْسَنُ -

اگر ترا پرسند بالا لب تو نکتہ چہ نام دارد - ؟

بگو - (نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ - سورہ قلم ۱ ع ۱ آیۃ)

نکتہ لب زیرین تو چہ نام

بگو - (بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ - سورۂ توبہ

دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے۔" یَا مُقَرِّبُ

اگر تجھ سے پوچھیں کہ تیرے دونوں کانوں کا کیا نام ہے ؟

اس کے جواب میں کہہ میرے دونوں کانوں کا نام "جبروت" ہے اور سیدھا کان اس اسم سے مشغول ہے "تحقیق اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔" اور بایاں کان اس اسم سے مشغول ہے۔ یَا مَاجِدُ

اے درویش بتا! تیری ناک کے دونوں نتھنے کیا نام رکھتے ہیں۔

کہدے کہ میری ناک کا نام "ناسُوت" ہے اور سیدھا نتھنا اس اسم سے مشغول ہے کہ "جس دن صور پھونکا جاویگا" اور بایاں نتھنا اس اسم سے مشغول ہے کہ " وہ ہر روز بیچ ایک شان کے ہے۔ "

اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ تیری دونوں مونچھوں کا کیا نام ہے ؟

اس کا یوں جواب دے " اللہ تعالیٰ نے (کفار کیلئے) یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں رد و بدل نہیں پائیں گے " اور وہ اس اسم سے مشغول ہے۔ "آپ کہدیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر کام کر رہا ہے سو تمہارا رب خوب جانتا ہے جو زیادہ ٹھیک رستے پر ہو۔" یَا اَحْسَنُ۔

اگر تجھ سے پوچھیں اوپر کے ہونٹ کے اندرونی حصہ کا کیا نام ہے؟

جواب دیدے کہ " نٓ قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کے لکھنے کی۔ "

نیچے کے ہونٹ کا نکتہ کیا

بول دے " بیزاری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس

دارد -؟

۱ع ۱ آیۃ)

اے درویش - اِدر دہانِ تو چند دندان است -؟

بگو- سی و دو

اگر ترا پرسند دہانِ تو چہ نام دارد -؟

بگو- لَاھُوتُ - وازیں اسم مشغول است (فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ -سورۂ بروج ۱ع ۱۶آیۃ)

اے درویش دندانِ تو چہ نام دارد -؟

بگو- نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کنگرۂ عرش نام دارد و ازیں اسم مشغول است - (وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ سورہ آل عمران -۳ ۱ع ۲ آیۃ) یَابَاطِشُ -

اے درویش زبانِ تو چہ نام دارد -؟

بگو- لوحِ محفوظ وازیں اسم مشغول است (فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ -سورۂ دخان ۳ ع ۱۶ آیۃ) یَانَاطِقُ -

اے درویش حلقِ تو چہ نام دارد -؟

بگو (فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ -سورۂ واقعہ ۳ع ۹ آیۃ) نام دارد - وازیں اسم مشغول است (اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ -سورۂ ذاریات ۳ع ۱۲ آیۃ) یَاقَوِیُّ -

اے درویش در گردنِ تو چہ نام دارد -؟

بگو (اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ -سورہ مؤمن- ۱ع ۷ آیۃ) وازیں اسم مشغول است (وَنَحْنُ اَقْرَبُ

نام رکھتا ہے ؟

کے رسولؐ کی طرف سے ۔"

اے درویش تیرے منھ میں کتنے دانت ہیں ؟

کہدے کہ بتیس[۳۲] دانت ہیں ۔

اگر تجھ سے پوچھیں کہ تیرا منھ کیا نام رکھتا ہے ؟

اس کے جواب میں بول " لَاہُوتْ " ہے اور اس اسم سے مشغول ہے " کرنے والا ہے جو کچھ چاہے ۔"

اے درویش! تیرے دانتوں کے نام کیا ہیں ؟

جواب میں بول دے ۔ نور محمد عرش کے کنگرے نام رکھتا ہے اور اس اسم سے مشغول ہے ۔" اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے " یَابَاطِشُ

اے درویش تیری زبان کیا نام رکھتی ہے ؟

اس کا جواب دے " لوحِ محفوظ " " سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے کہ یہ نصیحت قبول کریں ۔ اور اس اسم سے مشغول ہے یَانَاطِقُ

اے درویش تیرا حلق کیا نام رکھتا ہے ؟

کہہ دے " پس کیوں نہیں جس وقت کہ پہنچتی جان حلق کو " اور اس اسم سے مشغول ہے ۔ " تحقیق وہ رزاق ہے صاحبِ قوت اور متین ہے ۔"

یَاقَوِیُّ

اے درویش! تیری گردن کی رگوں کے نام کیا ہیں ؟

اس کا جواب یہ دے کہ " اور ہم بہت نزدیک ہیں اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ ۔"

	اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ سورہ قٓ ۲ ع ۱ آیہ
اے درویش کفِ راست توچہ نام دارد ؟	بگو یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ
وکفِ چپ توچہ نام دارد	بگو (یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
اے درویش ساعدِ راست توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ۔ یَاقَابِضُ۔
وساعدِ چپ چہ نام دارد؟	بگو۔ اَصْحٰبَ الشِّمَالِ۔ یَاقَدِیْمُ۔
اے درویش مرافقِ راست توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ یَا مُلْتَزِمُ۔
اے درویش پنجۂ راست توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ اَسْمَاءُ اللّٰہِ۔ پنجۂ چپ ہمیں نام دارد۔
اے درویش انگشتانِ توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ اول خنصر یَاحَافِظُ، دوم بنصر یَانَاصِرُ سوم وسطیٰ یَاوَاسِطُ، چہارم شہادت یَاشَاهِدُ پنجم ابہام یَامُجَاهِدُ
اے درویش سینہ توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ (قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ سورہ طٰہٰ ۲ ع ۱ ۲ آیہ)
اے درویش دلِ توچہ	بگو۔ دریائے لَاهُوْتُ وازیں اسم مشغول است

اے درویش تیرا سیدھا مونڈھا (کندھا) کیا نام رکھتا ہے ؟

جواب میں کہدے " اے حیرت زدوں کے رہبر "

اور تیرا دوسرا مونڈھا کیا نام رکھتا ہے ؟

کہدے " اے فریاد خواہوں کے فریاد رس "

اے درویش! تیرے سیدھے بازو کا نام کیا ہے ؟

کہدے " اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ یَا قَابِضُ

اور تیرے بائیں بازو کا نام کیا ہے ؟

کہدے۔ اَصْحٰبَ الشِّمَال۔ یَاقَدِیْمُ۔

اے درویش! تیری داہنی کہنی کیا نام رکھتی ہے ؟

اس کا نام بتا دے۔ یَامُلْتَزِمُ

اے درویش بتا تیرا سیدھا پنجہ کیا نام رکھتا ہے ؟

کہدے اَسْمَاءُ اللّٰہ۔ اور بائیں پنجہ کا نام بھی یہی ہے۔

اے درویش! تیری انگلیوں کے کیا نام ہیں ؟

جواب میں بول پہلی یعنی چھوٹی انگلی کا نام یَاحَافِظُ دوسری (چھوٹی انگلی کے بعد والی انگلی) کا نام ہے یَانَاصِرُ تیسری درمیانی (وسطی) انگلی کا نام یَاوَاسِطُ چوتھی شہادت کی انگلی کا نام یَاشَاھِدُ اور پانچویں انگلی انگوٹھا کا نام یَامُجَاھِدُ ہے

اے درویش تیرے سینے کا نام بتا ؟

سینہ کا نام بتا دے۔ " کہا اے میرے رب کھول دے واسطے میرے سینہ میرا اور آسان کر واسطے میرے کام میرا ۔

اے درویش بتا تیرے دل

جواب میں کہدے وہ " دریائے لاہوت " ہے اور اس اسم سے

نام دارد۔؟	‹وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ٥ سورۂ فرقان ٦ ع ۴ آیۃ› هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔
اے درویش روحِ توچہ نام دارد۔؟	بگو اَمْرُ اللّٰهِ وازیں اسم مشغول است ‹وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ٥ سورۂ بنی اسرائیل ۱۰ ع ۱ آیۃ›
اے درویش جگرِ توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی
اے درویش شکمِ تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ مُتَجَافًا۔
اے درویش گردۂ توچہ نام دارد۔؟	بگو۔ ‹مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ج سورہ بقرہ۔ ۲ ع ۱۰ آیۃ›
اے درویش نافِ تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ بَیْتُ الْمَعْبُوْدِ
اے درویش نافِ تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ ‹یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ط ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ فَادْخُلِیْ

کا کیا نام ہے ؟	مشغول ہے" اور راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں۔ " وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بجز اس کے اور وہی مہربان اور رحمت والا ہے۔"
اے درویش! تیری روح کیا نام رکھتی ہے ؟	کہہ اَمْرُ اللّٰه اور اس اسم سے مشغول ہے " اور یہ لوگ آپ سے روح کو (امتحاناً) پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم کو تھوڑا علم دیا گیا ہے۔
اے درویش تیرے جگر کا کیا نام ہے ؟	اس کا جواب دے۔ " اور وہ افق اعلیٰ پر ہے"
اے درویش تیرا پیٹ کیا نام رکھتا ہے ؟	کہدے مُتَجَافاً
اے درویش تیرے گردوں کا کیا نام ہے ؟	بتا دے " ان کی مثال اس شخص کے مانند ہے جس نے کہیں آگ جلائی ہو۔"
اے درویش بتا تیری ناف کا نام کیا ہے ؟	کہہ بَيْتُ الْمَعْبُوْدْ
اے درویش بتا تیرا نفس کیا نام رکھتا ہے ؟	" اے اطمینان والے نفس تو اپنے پروردگار کے (جوارِ رحمت) کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے خاص

فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ سورۂ فجر ا ع ۲۹-۳۰ آیۃ)

اے درویش در تن تو چہ موئے است۔؟

بگو۔ چہل لک وچہل ہزار وچہار موئے است و موئےہا این نام دارد (مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۔ سورۂ یٰسٓ ۳ ع ۴ آیۃ)

وچہار موئے چہ نام دارد۔؟

جواب۔ شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت۔

اے درویش پوست چہ نام دارد؟

بگو۔ حُلّۂ آدم صفی اللہ۔

اے درویش در وجود تو چند محراب است؟

بگو پنج، اول محراب عرش بر بالائے پیشانی۔ دویم محراب در پیشانی کرسی است۔ سیوم محراب بینی است بیت المقدس۔ چہارم محراب سینہ است او از کعبہ پنجم محراب کہ در ناف است او از بیت المعبود است۔

اے درویش کمر تو چہ نام دارد؟

بگو۔ یَا قَائِمُ۔

اے درویش ذکر تو چہ نام دارد۔؟

بگو۔ (سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ سورۂ یٰسٓ ۳ ع ۴ آیۃ) ھُوَ الْمُصَوِّرُ۔

اے درویش فخذ راست تو چہ نام دارد۔؟

بگو (اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ۔ سورۂ مریم ۲ ع ۲۵ آیۃ)

و فخذ چپ تو چہ نام دارد۔؟

بگو (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہو جا ۔"

اے درویش بتا تیرے جسم میں کل کتنے بال ہیں

اس کا یوں جواب دے چالیس لاکھ چالیس ہزار بال ہیں اور ان بالوں کا یہ نام ہے (نباتات زمین کے قبیل سے اور ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے ۔

اور چار بال کیا نام رکھتے ہیں؟

جواب میں کہہ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت۔ یہ چار بال ہیں

اے درویش! تیری کھال یعنی چمڑے کا کیا نام ہے؟

کہہ کہ (سیدنا) آدم صفی اللہ کا حلّہ یعنی پوشاک (نام) ہے۔

اے درویش! تیرے وجود میں کتنے محراب ہیں ؟

اس کا یہ جواب دے ۔ پانچ (محراب)، پہلا محراب عرش ہے جو پیشانی کے اوپر واقع ہے دوسرا محراب پیشانی میں ہے (جس کو) کرسی کہتے ہیں۔ تیسرا محراب ناک ہے (جو) بیت المقدس (کہلاتا) ہے۔ چوتھا محراب سینہ ہے جو کعبہ سے (مراد) ہے پانچواں محراب ناف میں ہے وہ بیت المعبود کہلاتا ہے۔

اے درویش تیری کمر کیا نام رکھتی ہے؟

اس کے جواب میں کہہ دے۔ یَاقَائِمُ ہے

اے درویش تیرا ذکر (آلہ تناسل) کیا نام رکھتا ہے۔

(یوں) جواب دے "پاک ہے وہ ذات جس نے پیدا کئے جوڑے سب چیز کے نباتات زمین کے قبیل سے بھی اور ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے۔ هُوَ الْمُصَوِّرُ

اے درویش تیری سیدھی ران کیا نام رکھتی ہے۔

تو بول دے " تحقیق ہم وارث ہوں گے زمین کے اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اور یہ سب ہمارے پاس لوٹائے جائیں گے "

اور تیری بائیں ران کا نام کیا ہے؟

بول دے " تحقیق ہم نے اتارا قرآن کو اور ہم

	سورۂ حجر ۱ ع ۹ آیۃ)
اے درویش ساق راست تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ یَاجَالِسُ
وساق چپ تو چہ نام دارد؟	بگو۔ یَارَاسِخُ
اے درویش کعب راست تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ یَامُسْتَمْلِکُ
کعب چپ تو چہ نام دارد؟	بگو۔ یَامَالِکُ
اے درویش قدم راست تو چہ نام دارد۔؟	بگو (ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهَا الْاَقْدَامُ) یَامُقَدِّمُ
وقدم چپ تو چہ نام دارد۔؟	بگو (ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ سورہ بقرہ ۳۳ ع ۲ آیۃ) یَامُؤَخِّرُ۔
اے درویش کف پائے راست تو چہ نام دارد۔؟	بگو۔ ثَرٰی
وکف پائے چپ تو چہ نام دارد؟	بگو۔ یَامُتَصَدِّقُ

تمام شد

اس کے محافظ ہیں ۔ "

سوال	جواب
اے درویش تیری سیدھی پنڈلی کیا نام رکھتی ہے ؟	کہدے یَا جَالِسُ
اور تیری بائیں پنڈلی کیا نام رکھتی ہے؟	کہہ۔ یَارَاسِخُ
اے درویش تیرے سیدھے ٹخنے کا نام کیا ہے ؟	کہہ۔ یَامُسْتَمْلِكُ
اور تیرے بائیں ٹخنے کا نام کیا ہے؟	کہدے کہ اس کا نام یَامَالِكُ ہے
اے درویش تیرے سیدھے قدم کا نام کیا ہے ؟	اس کا جواب کہدے " ہم کو ثابت قدم رکھ سیدھے راستے پر اس دن جبکہ دور ہوں گے ۔ " یَامُقَدِّمُ
اور تیرا بایاں قدم کیا نام رکھتا ہے؟	اس کے جواب میں بول " اور ثابت قدم رکھ ہم کو اور مدد دے ہم کو اوپر کافروں کے " یَامُؤخِّرُ
اے درویش تیرے سیدھے پیر کے تلوے کا کیا نام ہے ؟	ثَرٰی
اور تیرے بائیں پیر کے تلوے کا کیا نام ہے؟	یَامُتَصَدِّقُ ہے۔

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَوْرَادُ وَ وَظَائِف

ذیل کی تسبیحات کم سے کم یومیہ دس دس مرتبہ پڑھیں ان کو حضرت بابا فرید نے حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کو عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے تم کو اسرار الٰہی کے خزانے بخش دیے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے تم کو بہت بڑی سعادت حاصل ہوگی۔

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ o

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

۳۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ o

۴۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط

۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

۶۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ o

۷۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ o

۸۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ o

۹۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ لا وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ o

۱۰۔ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ ط بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ط وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o

---

نوٹ:- تسبیح ۵ کو فجر کی سنت سے قبل سو سو مرتبہ اور تسبیح ۳ کو فجر کی سنت کے بعد سو سو مرتبہ بلا ناغہ بہ یوم پڑھیں۔ اس کی اجازت بزرگانِ متاخرینِ چشت نے بھی دی ہے تاکہ عوام الناس اس کے فیوض و برکات سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔

فقیر - میر بہادر علی آقبال جنابی غفرلہٗ تبارک

ہفت گنج ملفوظاتِ خواجگانِ چشت قدس اللہ اسرارہم

سلسلہ	نام کتاب	درحالات	تالیف/تصنیف	زبانِ اصل	ترجمہ بزبان	کیفیت
۱	انیس الارواح	حالات وملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ (وصال ۵ شوال المکرم سنہ ٦ھ)	۲۸ مجالس - جمع کردہ حضرت خواجۂ اعظم، وارث النبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہٗ، بعمر ۹۷ سال (وصال ٦ رجب المرجب سنہ ٦۳۳ھ)	فارسی	اردو	مطبوعہ
۲	دیوانِ غریب نوازؒ	.....	تصنیف 〃 〃 〃	فارسی	اردو منظوم	〃
۳	رسالۂ تصوف منظوم	.....	〃 〃 〃 〃	〃	×	غیر مطبوعہ
۴	گنج الاسرار	.....	〃 〃 〃 〃	〃	×	〃
۵	دلیل العارفین	حالات وملفوظات حضرت خواجۂ اعظم وارث النبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہٗ	۱۲ مجالس - جمع کردہ حضرت شہید المحبت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہٗ (وصال ۱۴ ربیع الاول سنہ ٦۵۳ھ)	فارسی	اردو	مطبوعہ
٦	فوائد السالکین	حالات وملفوظات حضرت شہید المحبت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہٗ	٦ مجالس - جمع کردہ: حضرت حریق المحبت بابا فریدالدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس سرہٗ (وصال ۵ محرم الحرام سنہ ٦٦۴ھ)	فارسی	اردو	مطبوعہ
۷	جواہر فریدی	......	تصنیف 〃 〃 〃	فارسی	×	مطبوعہ
۸	اسرار الوجود	وجود کے موجود ہونے کے بیان میں	〃 〃 〃 〃	فارسی	اردو	مطبوعہ (زیر نظر)
۹	راحت القلوب	حالات وملفوظات حضرت حریق المحبت بابا فریدالدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس سرہٗ	۲۴ مجالس: جمع کردہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہیؒ (وصال ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ)	فارسی	اردو	مطبوعہ
۱۰	اسرار الاولیاء	〃 〃 〃 〃 〃	دوسرا مجموعہ - جمع کردہ: حضرت خواجہ بدرالدین اسحٰق قدس سرہٗ	فارسی	—	〃
۱۱	راحت المحبین	حالات وملفوظات سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ	۱۰ مجالس - جمع کردہ: طوطیٔ ہند حضرت خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۷۲۵ھ جمعہ)	فارسی	اردو	〃
۱۲	فوائد الفؤاد	〃 〃 〃 〃	۱۸۸ مجالس - جمع کردہ: حضرت خواجہ نجم الدین سنجری المعروف امیر علاء حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ (وصال سنہ ۷۳۸ھ)	فارسی	اردو	〃

مرتبِ فہرستِ ہذا: - فقیر میر بہادر علی اقبال حسابی - غفرلہٗ تبارکؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]
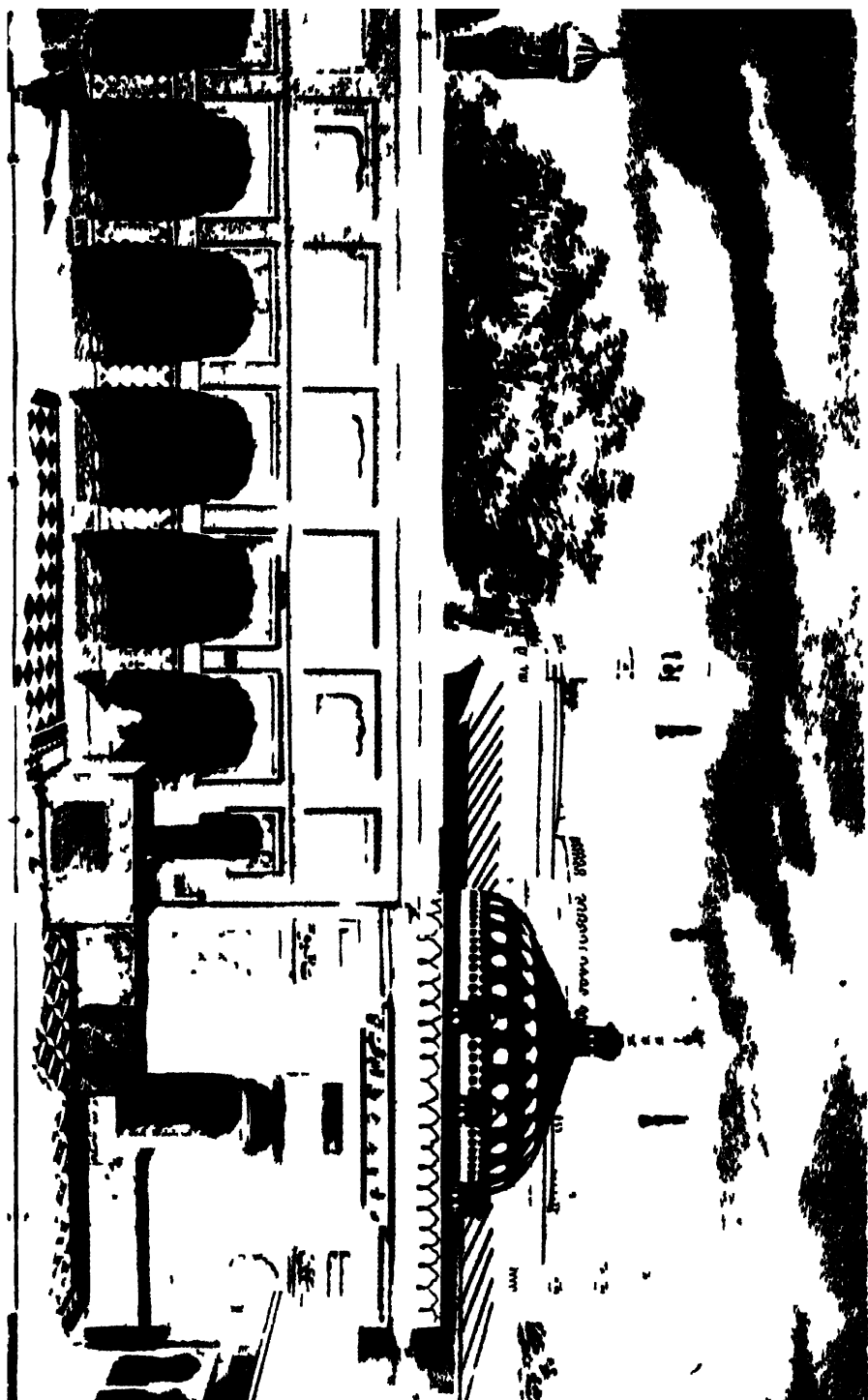
بنام خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ

نجم تہنیت

بتقریب شادی

پیرزادہ سید نجم الدین سلمہٗ

خلف الرشید

جناب دیوان سید صولت حسین قدیم سجادہ نشین

و نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ رح

۱۵ رجب المرجب سنہ ۱۴۱۱ھ

مطابق

یکم فروری سنہ ۱۹۹۱ء

ناشر:
پیرزادہ سید غیاث الدین
حویلی دیوان صاحب اجمیر القدس

کتبہ سفیان نعمانی جے پور

۲

۷۸۶

عرضِ ناشر

مرد و عورت کی ابتدا تخلیقِ کائنات کے بعد اولاً انسان واحد کی حیثیت سے ہوئی پھر خداوندِ قدوس نے مرد کے احساسِ تنہائی کے پیشِ نظر اس کی ہی پسلی سے عورت کی تخلیق فرمائی اور دونوں میں باہمی الفت و محبت، خلوص و یگانگت اور ہمدردی کے جذبات پیدا کئے۔ مشروط طور پر انہیں آسمان ہی پر رہنے کی ہدایت دی گئی پھر نافرمانی کی صورت میں زمین پر آتار دیا گیا جہاں نسلِ انسانی کو بصورت زن و شوہر ازدواجی زندگی گذارنے کی صلاحیت عطا کی جس کے نتیجے میں ماں باپ، بیٹا بیٹی اور بھائی بہن کے رشتے وجود میں آئے اور رفتہ رفتہ ان رشتوں کا اخلاقی ضابطہ مرتب ہوتا رہا۔

اسلام نے ان چاروں رشتوں میں مرد و زن کے حقوق مقرر کر دیئے اور شریعت نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد ڈال دی جس نے دنیا سے برائیوں کا خاتمہ کر کے ایک فلاحی نظام قائم کیا۔ اسلامی تعلیمات سے دوسری اقوام کو روشناس کرایا گیا تو انہوں نے اسلامی برادری میں شامل ہو کر اپنی سربلندی اور عاقبت کی درستی کا سامان فراہم کیا۔

آج مسلمان اپنے ہی دین کی تعلیم سے ناواقف رہ کر غلط روی پر آمادہ ہے اور اپنے معاشرے سے کنارہ کش ہو کر برائیوں میں ملوث ہوتا جا رہا ہے۔ خوفِ خدا کے بجائے اب وہ انسانوں سے خوف کھانے لگا ہے۔ اگر حالات ایسے ہی رہے تو آنے والی نسلوں کا کیا حشر ہوگا۔ اس کے تصور سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔

یہ مختصر کتابچہ نہ پند و نصائح کے لئے ہے نہ وعظ و تبلیغ کی نیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ میرے گھرانے میں رشتوں سے جو دینی اور ادبی ماحول رہا ہے اس نے ایک خوشگوار روایت کو جنم دیا۔ جب بھی اس گھر میں کسی بچے یا بچی کی شادی ہوتی ہے تو سہرا اور رخصتی کے نام پر اربابِ خلوص

اظہار تہنیت کرتے ہیں اور دولہا دولہن کو اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ ایسی منظوم تہنیتوں کے گلدستے سابق میں بھی اس گھر سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب پھر خدا نے سید نجم الدین کی تقریب شادی کے انعقاد کا موقع عطا فرمایا تو وہی روایت یاد آئی۔ لیکن حالاتِ حاضرہ کے تحت اس گلدستے کو زیادہ مفید اور بامقصد بنانے کے لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ منظوم تہنیتوں کے ساتھ اس میں اسلام کی ان تعلیمات کی نشاندہی بھی کی جائے جو ماحول کو سازگار بنائے، خوشگوار ازدواجی زندگی گذارے اور بچوں کو اعلیٰ تربیت دینے سے متعلق ہوں۔

اس مختصر کتابچے میں تفصیل اور وضاحت کی گنجائش نہیں چند اشارے ہی ممکن ہیں اس لئے تشنگی کا احساس یقیناً ہوگا۔ پھر بھی اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ امید ہے کہ اس کاوش کو سراہا جائے گا۔

ناشر

پیرزادہ سید غیاث الدین معینی

کاتب سفیان نعمانی ۲۶۶۵ محلہ ہادی پورہ جے پور
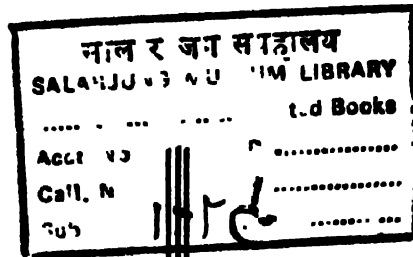
مُختلف احادیث

موضوع کی روشنی میں

ع وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

تخلیقی حیثیت میں عورت جز ہے مرد کا۔ چونکہ اللہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق کی بغیر کسی حیاتیاتی مادہ کے اور کائنات کے تصور میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے مکمل تخلیق جو آدمؑ کی صورت میں تھی اسکو حوّا یا عورت کی پیدائش کی صورت میں تقسیم کر دیا۔ اور مشہور ہے کہ حوّا عورت مرد آدمؑ کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی، یہ بالکل واضح ہو گیا کہ آدم ایک مکمل اور کامل تخلیق تھی۔ ؎

آغاز کائنات کا انجام

والناس یہ ہے خاتمہ ام الکتاب کا

اب مکمل تخلیق بے چین تھی دوئی کے لئے کیونکہ احد کا مقابل بصورت واحد کچھ غیر موزوں سا تھا۔ خالق بے مثل کی موجودگی میں تخلیق بے مثل آدم کی طبیعت کو گوارا نہیں ہوئی، سجدہ ملائکہ کے بعد مسجود یعنی آدم کو ایک مطیع کی ضرورت محسوس ہوئی وہ تخلیق کُل آدم خالق اکمل اللہ کے سامنے حوا کی پیدائش کے بعد جزو اس کی کے مطابق تھی جس کی پیدائش کے بعد وہ خود بھی ایک جزو تو کل کے سامنے جزو تھے اور معبود کے سامنے وہ عابد تھے اسی لئے جب تک عورت نہ ہو مرد نامکمل ہے اور جب تک مرد نہ ہو عورت نامکمل ہے۔ اور جب یہ دو ملتے ہیں تو چند لمحوں کے لئے وصل مجازی وصل حقیقی کا پتہ دیتا ہے۔ اسی لئے خدا کا ارشاد ہے کہ اس نے ایک ہی نفس سے پیدا کیا دونوں کو۔ اپنی ضروریات

اور خواہشات اور مطلوبات میں دونوں میں احساسات مشترک موجود ہیں۔ اختلاف اعضا سے نفس کی یکسانیت میں فرق نہیں پڑتا۔ اگر مومن کی نظر سے یا خالق حقیقی کی نظر سے دیکھیں تو آدم علم الاسماء کلھا کا مصداق تھا لیکن حوا پیدا ہونے کے بعد اسماء الٰہ یا خصوصیات الٰہ یا صفات الٰہ کی جو آدم میں مرکزیت تھی یا اجتماع تھا حوا کی تخلیق کے بعد بھی تقسیم ہوگیا۔ مجازاً غور کرنے میں تو اہل علم و اہل بصیرت پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگی کہ حقیقۃً فاعل حقیقی اللہ، فاعل مجازی مرد، خالق حقیقی اللہ اور خالق مجازی عورت، حاکم حقیقی اللہ حاکم مجازی مرد، رازق حقیقی اللہ رازق مجازی عورت کہ اپنے خون سے رحم میں اپنی اولاد کو پالتی ہے اور تھن کے دودھ سے ظہور کے بعد اپنے جسم سے اپنی اولاد کو پالتی ہے۔ اب غور کرتے چلیں تو معلوم ہوگا کہ موجود حقیقی جو اپنی قدرت سے ہر رگ و پے میں موجود ہے ہر جسم و جان میں موجود ہے، ہر گل و خوشبو میں موجود ہے ہر رگ و بار میں موجود ہے۔ حقیقۃً اس طرح مرد صنعت سے محروم اور عورت قیام تخم کے بعد صانع مجازی اور مصور مجازی کے روپ میں نظر آتی ہے جبکہ مرد یکسر ان دونوں اصناف سے خالی ہے یہاں تک کہ تخم کی گرفت اور اسکی بارآوری بھی عورت کی مرہون منت ہے۔ اور اس طرح اگر ہم خدا کی پوری صفات اور علم الاسماء کلھا کی تقسیم کریں تو اہم اوصاف کے ظہور مجازی کی عورت مالک ہوگی۔ اور مرد انتظامی اوصاف کے ظہور کا باعث رہا اور وہ بھی پچاس فی صد سے کم۔

اب یہاں مرد کے انتظامی اور انصرامی کئی مجازی اوصاف ہیں اور عورت کے تخلیقی تصویری وجودی ربوبی رنگھار رنگ کے روپ ہیں۔ ایک ہی عورت ہے اس کا روپ نومولودوں کے لئے ربوبیت کا مظہر ہے، کریمی کا مظہر ہے، اور تخلیقی کیفیات میں مرد کے جسمانی خصوصیات میں صرف ہڈیاں ہی ہیں یعنی Phisical Structure، لیکن عورت کو دیکھو دھڑکتے دل کا گوشت و پوست اس کا ہے، سوچنے سمجھنے کے دماغ کا منبع اس کا ہے، ہمت و یاوری کے ظہور کا جگر اس کا ہے، ثابت قدمی، استقامت غصہ اور ضد کا مظہر پتہ اس کا ہے اور خوبصورت حسین جسم اور رنگ و روپ بھی عورت کے Phisical Structure کی دین ہے۔ اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ، "ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے ۔ کیونکہ یہ ان عمل میں
دل دلدار کا ہوتا ہے اور عقل کار دار کی ہوتی ہے اور کار دار عقل اور دل دار قلب و رغبت ،
مگر استقامت پتہ جب یہ سب مل جاتے ہیں تو عمل اور رعامل صراطِ مستقیم پر نظر آتا ہے اور نتیجہ
اس کا ٹھکانہ جنت ہوتا ہے ۔ اسلئے جنت ماں کے قدموں کے نیچے کہی گئی ہے اور یہ اشارہ اصحاب
بصارت و بصیرت کیلئے کافی ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر جنتے والی کے پاؤں کے نیچے جنت
ہے اور اس کا اشارہ تو ان میں یوں ہے لاتقل لھما اف ولا تنھرھما جس کا واضح مفہوم یہ ہے
کہ والدین سے صاحب بصارت و بصیرت اولاد کے سامنے تأسف آمیز اگر کوئی حرکت ہو جائے والدین
سے تو اُف مت کرو ، اور جھڑکی آمیز کوئی بات ہو جائے تو جھڑکی مت دو ۔ معلوم ہوا کہ والدین سے ایسی
حرکات بھی سرزد ہو سکتی ہیں ۔ اس لئے کہ نفس والدین صاحب سمجھ اولاد کی تربیت کا تحمل اکثر و
بیشتر نہیں ہوتا ۔

ایک عورت ماں بھی ہے اور باپ بھی ہے وہی مرد ایک جگہ شوہر بھی ہے اور وہی ماں ،
ایک اور مقام پر بیوی بھی ہے ۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجموعی حیثیت سے حقوق ادا
کرنے والی بیوی کو نعمت عظمیٰ کہا ہے گویا وہ اس کے لئے دنیا میں جنت ہے ۔

اسی طرح کفالت سے ہٹ کر بھی یوسف علیہ السلام ، موسیٰ علیہ السلام یا سلیمان علیہ
السلام یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مرد عورت کے لئے بعد از خدا و رسول معظم و
محترم ہے ۔ یقیناً اسکو ناخدا کہہ سکتے ہیں ۔

بہرحال یہ دونوں ہر ایک کے لئے ناخدا ہیں کیونکہ ہر ایک دوسرے کے بغیر ناقص اور ان
کی موجودگی میں کامل ۔

اسی طرح بیٹی اور بہن ہے ۔ بہن اسلئے کہ اس کا رشتہ نور کا ہے اور فرشتوں سے زیادہ
پاکیزہ اور پوتر ہے ۔ اور بیٹی کو تو سچ مچ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے بموجب تخلیقات کا ذریعہ ہے
بیٹی کے لئے باپ کا جذبہ ایسا ہی ہے جیسا آدم کی تخلیق کے بعد خدا کا جذبہ تھا کہ اس نے اپنے سارے

کے سارے اسماء کے علوم آدم کو سکھا دیئے۔ اور بیٹی سے تعلق خاطر کے لئے بیٹی کی آمد پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرط محبت میں کھڑے ہو کر بیٹی کی آمد پر خوشی کا والہانہ انداز اور پیشانی کا بوسہ لیکر ملکوتی محبت کے جذبہ کا اظہار ہر باپ کے لئے مشعل راہ ہے اور قابلِ تقلید ہے۔ کاش بیٹی باپ کو اس طرح چاہے جس طرح بی بی فاطمہ نے چاہا تھا اور باپ بیٹی کو ایسا چاہے کہ اس کی قوتِ شامہ میں بیٹی کی بو باس بس جائے جو یقیناً جنت کی آمد ہے۔ کاش آج کا معاشرہ ان پاکیزہ رشتوں کو ضروریات عزت اور امارت کی آگ میں جھونکنے سے رک جائے۔ خدا کرے ایسا ہو کہ مرد کے گرم گرم ہونٹوں کے لمس عورت کے خنک دلربا چہرے پر تسکین کا باعزت بدل اور مرد باپ کا اپنی بیٹی اور بہو کے لئے ربوبیت کا مظہر ہو، بیوی کے لئے دل کا مل کا مظہر ہو اور وہاں کے لئے اطاعت و فرمانبرداری کا ہو اسی طرح عورت کا پیار اور اس کا لمس باپ کے لئے سپردگی لطافت کا مظہر ہو بیٹے کے لئے آغوش رحمت ہو، اور شوہر کے لئے اسکے جامع ارمان کے :
ہر مقام پر ایک ...... ایک ہی سیکشن ہے ( ) ایک ہی جذبہ ہے ایک ہی ارمان ہے۔ لیکن تعین مقام میں دریا کے دو کناروں کا فرق ہے، زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن دور سے دیکھو تو یہ زمین آسمان آپس میں گلے مل رہے ہیں۔

آج کا معاشرہ خدا کرے اس کی اصلاح ہو کہ وہ اپنی بیوی کو پیر کی بیڑی نہ سمجھے اور آج کی عورت اپنے شوہر کو قید خانہ نہ سمجھے اور آج کی ماں اپنی بہو کو اپنی نسل کے باقی رکھنے کا ذریعہ سمجھے کیونکہ بیٹی تو دوسری نسل کے تواتر ذریعہ ہے۔ کاش بہو کو وہ مقام ملے جس پر نسب کے تواتر کا دارومدار ہے اور بیٹی کو وہ مقام ملے جس کا پیار آدمیت کی معراج ہے، شوہر کو وہ مقام ملے کہ وہ زندگی سے .... ناخدا ہو جو کشتی کھیتا ہے: اور بیوی کو وہ مقام ملے کہ وہ لہروں تھپیڑوں اور دنیا کے بھنور سے بچانے والی ایک کشتی ہو، یہ آدم و حوا یہ مرد یہ عورت یہ آج کی عورت اور آج کا مرد بھنور سے بچانے والی کشتی عورت اور کھینے والا مرد اور اس کی اہمیت کو محسوس کریں کہ دونوں کا وجود ایک دوسرے کے بغیر محض ہے اور خدا کی حکمت کا یونہی آدم و حوا کو تقسیم نہیں ... بات کرتے کرتے .. لگا کہ خدا اپنے ظہور کے

لئے مچلا تو آدم بنا ڈالا اور آدم سے محبت کی تو ساری خدائی کا علم سکھا دیا، اور ملائکہ کے سجدوں پر آدم جب مچلا تو بندے کا مچلنا بندہ کو ناقص کر دیا اور آدم کے دو وجود ہو گئے ایک مرد ایک عورت ایک مطیع اور ایک بطاح لیکن یہ سکے کے دو رخ ہیں اور ہر سکہ کا رخ انتہائی رسمی ہے کوئی سکہ ایک رخ کا نہیں ہو سکتا اگر سکہ کا ایک رخ نکال دیا جائے تو سکہ کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھو یہ مجازاً ہی سہی لیکن صفات خداوندی کا مظہر ہے۔

دیکھ لے دیکھ لے بندے میں صفاتِ مولیٰ
یہی مجبور تو مختار ہے خیر و شر کا

مَلفُوظات

حضرت قبلہ شمس الدین صاحب
حیدر آباد
کیمپ اجمیر بموقع عرس شریف ۱۴۱۱ھ

۱۹ر جنوری ۱۹۹۱ء
۲ر رجب ۱۴۱۱ھ

حیاتِ طیبہ

حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

اسمِ مبارک حضرت خواجۂ خواجگان سلطان الہند حضور غریب نواز خواجہ سیّد معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت باسعادت ۹ رجمادی الثانی ۵۳۰ھ مطابق ۱۵ رمارچ ۱۱۳۶ء بروز شنبہ، مقام، سنجر، (سیستان)

نسب پاک بواسطہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ۔

علمِ ظاہری حفظ قرآن مجید خراسان میں۔ تفسیر، حدیث، فقہ، معارف واسرار، علوم حقیقیہ اور فنون حکیمہ سمرقند وبخارا سے حاصل فرمائے۔

بیعت وخلافت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ سے ہارون میں بیعت کی اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

علمِ باطنی روحانی تربیت بہ اندازِ خاص حاصل فرمائی، اوّلاً ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور ایک شب وروز مجاہدہ فرمایا۔ حضرت شیخؒ نے اسمِ اعظم کی تعلیم فرمائی اور قرب وعرفان کے مدارج طے کرائے۔

روانگیٔ ہندوستان

بارشاد حضورِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم " اے معین الدین ہندوستان جاکر اسلام کی حقانیت وصداقت کی تبلیغ کرو" اس مژدۂ جانفزا اور بشارتِ کبریٰ ملتے ہی آپ عازمِ ہندوستان ہوئے۔ بغداد شریف، ہمدان تبریز، اصفہان، ہرات، استرآباد، بلخ، غزنی، لاہور اور دہلی ہوتے ہوئے واردِ اجمیر ہوئے۔

عبادات

ہر وقت عبادت ومراقبہ، ریاضت ومجاہدہ، ذکر وفکر میں محو ومستغرق، شب وروز میں دو ختمِ قرآن مجید، مسلسل روزے رکھنا شعارِ زندگی، شب بیداری اور خشوع وخضوع کی مکمل تصویر۔

اخلاق وعادات

اسوۂ حسنہ کے پیکر، اسلامی تعلیمات کی منہ بولتی تصویر، اخلاقِ محمدیہ کا نمونہ، نیکیوں اور خوبیوں کا سرچشمہ، صبر واستقلال کا مجسمہ، سوز وگداز زہد وپرہیزگاری اور ایثار وہمدردی کے مرقع، امر بالمعروف نہی عن المنکر میں مصروف۔ کم خوردن، کم گفتن کے عملی پیکر، نظرِ کیمیا اثر کے حامل۔

تبلیغ اسلام

انہیں تمام خوبیوں سے متاثر ہوکر لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ ایک اندازہ کے مطابق ۹۰ لاکھ مسلمان ہوئے۔ آپکی کرامات خوارقِ اخلاق، روحانی تصرفات وکمالات اور عملی زندگی نے بنی نوع انسان کی مادی، اخلاقی وروحانی خرابیوں اور کمزوریوں کو دور فرمایا، اور اسلامی تعلیمات کا سچا شیدائی، عشقِ محمدی میں مستغرق فرماکر وحدہٗ لاشریک کا پرستار بنادیا۔

ازواج واولاد

بارشادِ باطنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضورِ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے دو نکاح فرمائے۔ پہلا بی بی امت اللہؒ سے جن سے ایک صاحبزادی صاحبہ حضرۃ بی بی حافظہ جمال صاحبہؒ ہوئیں۔ جن کا مزار اقدس پائیں حضورِ غریب نوازؒ ہے۔ دوسرا نکاح حضرۃ بی بی عصمت صاحبہ سے ہوا جن سے تین صاحبزادے ہوئے۔

(۱)۔۔۔ حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، جن کا مزارِ اقدس سرواڑ شریف میں ہے۔

(۲)۔۔۔ حضرت خواجہ ابو سعید چشتی رحمۃ اللہ علیہ جو ابدال ہو گئے۔

(۳)۔۔۔ حضرت خواجہ ابو سعید چشتی رحمۃ اللہ علیہ، جن کا مزارِ اقدس شاہی گھاٹ درگاہ شریف پر ہے۔

آج تک حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی سلسلہ قائم و موجود ہے جس میں سے خاندان کے بڑے صاحبزادے سجادہ نشین حضور غریب نواز ؒ ہوتے ہیں اور خدامانِ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا اولادِ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی نسبی رشتہ نہیں ہے۔

٭ ٭ ٭

سلسلۂ نسب حضور غریب نوازؒ درج ذیل ہے

۱۔ حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رح۔
۲۔ حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی رح۔
۳۔ حضرت خواجہ سید حسام الدین چشتی جگر سوختہ
۴۔ حضرت خواجہ سید معین الدین خورد رح
۵۔ حضرت شیخ قیام الدین بابر یال رح
۶۔ حضرت خواجہ سید نجم الدین خالد رح
۷۔ حضرت خواجہ سید کمال الدین حسن احمد رح
۸۔ حضرت سید شہاب الدین رح
۹۔ حضرت خواجہ سید تاج الدین بایزید بزرگ رح
۱۰۔ حضرت خواجہ سید نور الدین محمد طاہر رح
۱۱۔ حضرت خواجہ سید رفیع الدین بایزید خورد رح
۱۲۔ حضرت خواجہ سید معین الدین ثالث رح
۱۳۔ حضرت خواجہ ابو الخیر رح
۱۴۔ حضرت خواجہ معین الدین رابع رح
۱۵۔ حضرت خواجہ سید مبارک المعروف سید نون شاہ
۱۶۔ حضرت شیخ نظام الدین رح
۱۷۔ حضرت سید خضر محمد رح

۱۸. حضرت سید محمد محسنؒ

۱۹. حضرت سید شمس الدینؒ

۲۰. حضرت سید میر بندے علیؒ

۲۱. حضرت سید میر خدمت علیؒ

۲۲. حضرت سید میر مزاج علیؒ

۲۳. حضرت سید میر طالب حسینؒ

۲۴. حضرت شیخ المشائخ دیوان سید عنایت حسین علیخاںؒ سجادہ نشین حضور غریب نوازؒ ۱۹۲۸ء تا ۱۹۵۹ء

ان کے چھ صاحبزادے ہیں۔

۲۵. حضرت شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین علیخاں صاحب قدیم سجادہ نشین و نبیرہ حضور غریب نوازؒ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۵ء تک مسندِ سجادگی پر فائز المرام رہے۔ اب بھی بدستور منصبی جائیداد حویلی دیوان صاحب میں معہ اپنے اہلِ خاندان رہائش پذیر و قابض ہیں۔ ان کے نو صاحبزادے ہیں۔

۲۶/۱. پیرزادہ سید غیاث الدین معینی

۲. پیرزادہ سید امام الدین معینی

۳. پیرزادہ سید نجم الدین معینی

۴. پیرزادہ سید سراج الدین معینی

۵. پیرزادہ سید نظام الدین معینی

۶. پیرزادہ سید سلیم الدین معینی

۷. پیرزادہ سید جمال الدین معینی

۸. پیرزادہ سید صلاح الدین معینی

۹. پیرزادہ سید منیر الدین معینی

۲۷. پیرزادہ سید مصباح الدین معینی
۲۶/۱ ابن پیرزادہ سید غیاث الدین معینی۔

۲۶/۲/۱. پیرزادہ سید کمال الدین معینی
ابن پیرزادہ سید امام الدین معینی

۲۴/۲. پیرزادہ سید عشرت حسین معینی

۲۴/۳. پیرزادہ سید ہدایت حسین معینی

۲۴/۴. پیرزادہ سید سعادت حسین معینی

۲۴/۵. پیرزادہ سید برکات حسین معینی

۲۴/۶. پیرزادہ سید طلعت حسین معینی
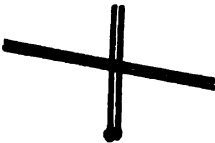
سہرا

نتیجہ فکر ———— خداداد مونسؔ

للہ الحمد ہے کیا صاحب صولت سہرا
مظہرِ شانِ کرم حق کی عنایت سہرا

بن کے آئینۂ اخلاص و محبت سہرا
پا گیا حُسن کی سرکار میں عزت سہرا

بوئے گلہائے سمرقند و بخارا ہے خجل
خواجۂ چشت سے رکھتا ہے جو نسبت سہرا

پھول چن چن کے محبت کے چمن زاروں سے
کتنے ارمانوں سے گوندھے ہے مسرت سہرا

سر پہ ہے طرۂ دستار زری تاج حسیں
اور دستار پہ دستار فضیلت سہرا

سنئے سنئے کہ ہیں اخلاص کے نغمے کیسے
دیکھئے دیکھئے اربابِ بصیرت سہرا

نجم تابندہ کی صورت میں ہے اک مژدۂ عید
فلک حسن پہ ہے چاند کی رویت سہرا

کم ہے جتنے بھی تراشے یہ خوشی کے پیکر
سر سے پا تک ہے مسرت ہی مسرت سہرا

نگہ بد کا گذر اس کے سبب ناممکن
کر رہا ہے رُخِ نوشہ کی حفاظت سہرا

سلسلہ ہند کے سلطاں سے جڑا ہے اسکا
سر پہ رکھتے ہیں جو اربابِ عقیدت سہرا

بزم شادی میں ہیں مونسؔ کی دعائیں بھی شریک
کامرانی کی خدایا ہو ضمانت سہرا

مشکبار سہرا

نتیجۂ فکر ——— میکش اجمیری

درِ معینؒ کا اطاعت گذار سہرا ہے
کہ نجم دین کا عالی وقار سہرا ہے

نبیؐ کے باغ کا یہ مشکبار سہرا ہے
نشانِ رحمتِ پروردگار سہرا ہے

فرشتے آتے ہیں جس کی زیارتوں کیلئے
زمینِ قدس پہ وہ شاہکار سہرا ہے

رہے ہمیشہ مبارک جناب صولت کو
پسر کے سر پہ حسیں پُربہار سہرا ہے

بہار آنے کو ہے بن کے زینتِ خانہ
قرار باپ کا ماں کا دُلار سہرا ہے

چراغِ دل ہیں منوّر خوشی کی محفل میں
مہک سمیٹے ہوئے عطربار سہرا ہے

ہے جن کے پھولوں میں پنہاں ضیا محبت کی
وہی چراغِ شبِ انتظار سہرا ہے

ہے بننے والا کوئی راہ میں شریکِ حیات
نئی اُمنگوں کا دارومدار سہرا ہے

ہے عمر بھر کے لئے اختیار ملنے کو
اسی سبب ہی تو بے اختیار سہرا ہے

یہ خوبصورتی پھولوں کی ہنس کے کہتی ہے
جو دل کو دل سے ملائے وہ پیار سہرا

چلو گزار لو مستی میں زندگی میکش
جوان رُت ہے حسیں خوشگوار سہرا ہے

۱۵

۱۴۱۱ھ

حضرت دیوان صولت حسین صاحب مدظلہٗ کے صاحبزادے

سیّد نجم الدین سلمہٗ کی شادی مبارک کے موقع پر کہے گئے قطعات

○

روشنی خوشبو میں ضم ہو جائے گی
لفظ کی دُنیا رقم ہو جائے گی
جاگ اُٹھیں گے بدن کے رابطے
دو جبینیں، اک قسم ہو جائے گی

○

دو قبیلے ایک گھر کی صورتیں
حرف پائیں گے سفر کی صورتیں
عرش پہنچے گی دُعا ماں باپ کی
جسم لانے کو اثر کی صورتیں

○

○

قلب مسکائیں گے شادی کی گھڑی
نجم چمکائیں گے شادی کی گھڑی
رات کا گھونگھٹ اٹھانے کیلئے
پیار مہکائیں گی شادی کی گھڑی

○

دولہا دلہن کو دعاؤں کا سلام
یعنی پاکیزہ وفاؤں کا سلام
دو بدن کی عزمیت پھولے پھلے
ابر سے بھیگی ہواؤں کا سلام

○